الجزء ۲۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ

(اے رسول) جو کتاب تمہارے پاس نازل کی گئی ہے اس کی تلاوت کرو اور پابندی سے نماز پڑھو،

الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ

بیشک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے باز رکھتی ہے ۱؎ اور خدا کی یاد یقینی بڑا

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا

مرتبہ رکھتی ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے اور (اے ایماندارو)

تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا

اہل کتاب سے مناظرہ نہ کیا کرو مگر عمدہ اور شائستہ الفاظ و عنوان سے لیکن ان میں سے جن

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا

لوگوں نے تم پر ظلم کیا (ان کے ساتھ رعایت نہ کرو) اور صاف صاف کہدو کہ جو کتاب ہم پر نازل ہوئی

وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور جو کتاب تم پر نازل ہوئی ہے ہم تو سب پر ایمان لا چکے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ

اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں اور (اے رسول) جس طرح اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں اسی طرح ہمنے تمہارے

الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ

پاس کتاب نازل کی تو جن لوگوں کو ہمنے (پہلے) کتاب عطا کی ہے وہ اسپر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ان (عربوں)

وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا

میں سے بعض وہ ہیں جو اسپر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کے ۲؎ تو بس پکے کٹے کافر منکر ہیں اور (اے رسول)

مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا

قرآن سے پہلے نہ تو تم کوئی کتاب ہی پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے تم لکھا کرتے تھے ایسا ہوتا تو یہ جھوٹے ضرور

لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ

(تمہاری نبوت میں) شک کرتے مگر جن لوگوں ۳؎ کو (خدا کی طرف سے) علم عطا ہوا ہے اُن کے دل

۱؎ لوگوں نے اس کی مختلف توجیہیں کی ہیں بعض کا خیال ہے کہ جب تک انسان نماز میں مشغول رہتا ہے بُرے کاموں سے محفوظ رہتا ہے مگر یہ توجیہ معقول نہیں کیونکہ یہ تو ہر کام میں حاصل ہے نماز ہی کی خصوصیت کیا ہے اور اہلبیتؑ کے اقوال پر نظر ڈالنے سے میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یہ اسی نماز کا خاصہ ہے جو خدا کو پسند آجائے اور یہ مفاد انما یتقبل اللہ من المتقین خدا کو جب ہی پسند آتی ہے کہ اتقا کا درجہ حاصل ہو جائے اور جب اتقا کا درجہ حاصل ہوا تو بُرا کام ہی کیوں کرنے لگا اگرچہ اس میں بھی شک نہیں کہ جو شخص معمولی طریقہ سے بھی نماز پڑھتا ہے وہ بھی شرمناشرمی خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ بُرے کاموں سے ضرور بچتا ہے واللہ اعلم ۱۲

۲؎ بعض احادیث میں آیات کے اصلی معنے نشانی مراد لئے گئے ہیں اور خدا کی نشانیاں انبیا یا ائمہ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے

۳؎ اگرچہ اکثر مفسرین نے ان لوگوں کی تصریح نہیں کی ہے کہ اُن سے کون لوگ مراد ہیں مگر بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسے ائمہ معصومین مراد ہیں اور انصاف و دیانت کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ خدا کی بارگاہ سے ان حضرات کے سوا اور کس کو علم عطا ہوا ہے ۱۲

نماز بُرائی سے روکتی ہے

مناظرہ شائستہ عنوان سے کرو

قرآن نازل ہونے سے قبل رسول کا لکھنا پڑھنا نہ تھا

صُدُوْرَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا

ہیں یہ (قرآن) واضح و روشن آیتیں ہیں اور سرکشوں کے سوا ہماری آیتوں سے کوئی انکار نہیں کرتا اور

الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۹ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ

(کفار عرب) کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر اسکے پروردگار کیطرف سے معجزے کیوں نہیں نازل ہوتے

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ

(اے رسول انسے) کہہ دو کہ معجزے تو بس خدا ہی کے پاس ہیں اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب خدا سے) ڈرانے

مُّبِيْنٌ ۝۵۰ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

والا ہوں کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں لہ کہ ہم نے تم پر قرآن نازل کیا جو انکے سامنے پڑھا جاتا ہے اس

يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ

میں شک نہیں کہ ایماندار لوگوں کے لئے اسمیں (خدا کی بڑی) مہربانی اور (اچھی خاصی) نصیحت ہے

يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۱ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ

تم کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے واسطے خدا کافی ہے جو سارے آسمان و

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

زمین کی چیزوں کو جانتا ہے اور جن لوگوں نے باطل کو مانا اور

بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۵۲

خدا سے انکار کیا وہی لوگ بڑے گھاٹے میں رہیں گے اور (اے رسول)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ

تم سے لوگ عذاب کے نازل ہونیکی جلدی کرتے ہیں اور اگر (عذاب کا) وقت معین نہ ہوتا تو یقیناً انکے پاس

الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۳

ابتک عذاب آ جاتا اور (آخر ایک دن) انپر اچانک ضرور آپڑے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی یہ لوگ تم سے عذاب

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝

کی جلدی کرتے ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ دوزخ کافروں کو (اس طرح) گھیر کر رہیگی (کہ کہیں) نہ سکیں گے

قرآن کی حقیقت

لہ یہ بھی خدا کی ایک خاص مہربانی تھی کہ اس نے اپنی مرضی کے مطابق جو معجزہ چاہا اپنے رسول کو عطا فرمایا ورنہ اگر کہیں ان وحشی عربوں کی فرمائش کے مطابق معجزہ آتا تو پھر دنیا ہی کا وارا نیارا تھا کیونکہ خدا کی یہ عادت مستمرہ واقع ہوئی ہے کہ جب فرمائشی معجزے کے بعد ایمان نہ لائے تو تباہ کر دیئے گئے اور قرآن تو ایسا معجزہ ہے کہ کسی دوسرے نبی کو ملا ہی نہیں اور قیامت تک باقی رہنے والا پائدار

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

نبوت میں خدا کی گواہی کافی ہے

ع ۵ ۷ ۱

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

جس دن عذاب ان کے سر کے اُوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ان کو ڈھانکے ہوگا

اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰعِبَادِيَ

اور خدا (ان سے) فرمائے گا کہ جو جو کارستانیاں تم (دُنیا میں) کرتے تھے اب انکا مزہ چکھو اے میرے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝

ایماندار بندو میری زمین تو یقیناً کشادہ ہے تو تم میری ہی عبادت کرو ہر شخص (ایک نہ ایک دن) موت

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۚ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ وَ

کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم سب آخر ہماری ہی طرف لہ لوٹائے جاؤ گے اور جن لوگوں نے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ

ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان کو ہم بہشت کے جھروکوں میں جگہ دینگے

الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اچھے) چلن والوں کی

نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ

بھی کیا خوب کھری مزدوری ہے جنھوں نے (دنیا میں مصیبتوں پر) صبر کیا اور اپنے پروردگار

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ

پر بھروسہ رکھتے ہیں اور زمین پر چلنے والوں میں سے بہتیرے ایسے ہیں جو اپنی روزی اپنے اوپر لادے

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَ

نہیں لہ پھرتے خدا ہی انکو بھی روزی دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے اور (اے رسول)

لَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ

اگر تم انسے پوچھو کہ (بھلا) کس نے سارے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور چاند اور سورج کو کام میں لگایا تو وہ ضرور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

یہی کہیں گے کہ اللہ نے پھر وہ کہاں بہکے چلے جاتے ہیں۔ خدا ہی اپنے

لہ یہ ان مسلمانوں کی طرف خطاب ہے جو حضرت رسول کی ہجرت کے بعد مکہ میں اپنی معاش کے خوف سے کفار کے نرغے میں گھرے ہوئے تھے اور وہ لوگ ان کو خدا کی عبادت سے مانع ہوتے مطلب یہ ہے کہ روزی اور جان کا خوف نہ کرو یہ سب اسی کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے جتنا دے اور جب تک چاہے باقی رکھے، ملک خدا تنگ نیست، پائے گدا لنگ نیست، اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اگر تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں کے لوگ نافرمانی کرتے ہوں تو اسکو چھوڑ کر چلے جاؤ ۱۲

لہ ایک ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ اپنی روزی (دوسرے دن کے لئے) اٹھا نہیں رکھتے یعنی جمع نہیں کرتے یہ خاصہ تو صرف تین حیوانوں کا ہے آدمی چوہا چیونٹی، باقی کل حیوانات اس سے بری ہیں اسی بنا پر عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت رسولؐ کے ساتھ انصار کے نخلستان میں گیا تو آپؐ نے خرمے نوش کئے اور فرمایا یہ چوتھی صبح ہے کہ میں نے کھانا نہیں کھایا حالانکہ اگر میں چاہتا تو خدا مجھے ملک کسریٰ عطا فرماتا، اے ابن عمرؓ تیرا اسوقت کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں کے ہمراہ ہوگا جو سال بھر کا کھانا پوشیدہ جمع کر رکھیں گے یہ ان کے یقین کی کمزوری کا باعث ہے ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں وہاں سے سر کا نہ تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ
بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے
لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ
اس میں شک نہیں کہ خدا ہی ہر چیز سے واقف ہے اور (اے رسولؐ) اگر تم انسے پوچھو کہ کس نے آسمان سے
نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
پانی برسایا پھر اسکے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرنے (پڑتی ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کیا تو وہ
مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا
ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے (اے رسولؐ) تم کہدو الحمد للہ مگر ان میں سے بہتیرے (اتنا بھی) نہیں
يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ
سمجھتے اور یہ دنیاوی زندگی تو کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں اور اگر
وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾
یہ لوگ سمجھیں بوجھیں تو اس میں شک نہیں کہ ابدی زندگی (کی جگہ) تو بس آخرت کا گھر ہے (باقی
فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ
لغو) پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو نہایت خلوص سے اسی کی عبادت کرنے والے بن کر خدا سے
فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ
دُعا کرتے ہیں پھر جب انھیں خشکی میں (پہنچا کر) نجات دیتا ہے تو فوراً شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو (نعمتیں)
اٰتَيْنٰهُمْ ۙ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۟ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا
ہم نے انھیں عطا کی ہیں انکا انکار کر بیٹھیں اور تاکہ (دنیا میں) خوب چین کر لیں تو عنقریب ہی سمجھ جائیں گے
اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ
انہیں معلوم ہو جائیگا کیا انلوگوں نے اسپر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے حرم (مکہ) کو امن و اطمینان کی جگہ بنایا حالانکہ انکے گرد و
اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾
نواح سے لوگ اچک لے جاتے ہیں تو کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے ہیں اور خدا کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں

خدا کی قدرتیں

لہ مطلب یہ ہے کہ اسلام کے قبل جب عرب میں لوٹ مار خونریز کھسوٹ کا بازار گرم تھا اور مار کاٹ کا طوفان اٹھا ہوا تھا اس وقت بھی مکہ خانہ کعبہ کی وجہ سے محفوظ تھا اور وہاں کے لوگ امن و اطمینان کی زندگی بسر کرتے اور اطراف کے لوگ پریشانی و اضطراب میں رہا کرتے۔ ۱۲

وقف لازم

ع ۱۲ ۶۱ ۲

مکہ امن کی جگہ ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ

اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب اس کے پاس کوئی سچی بات آئے تو جھٹلا دے اس سے بڑھکر

لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ

ظالم کون ہوگا کیا (ان) کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے (ضرور ہے) اور جن لوگوں نے ہماری

جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾

راہ میں جہاد کیا انھیں ہم ضرور اپنی راہ کی [۱] ہدایت کرینگے اور اسمیں شک نہیں کہ خدا نیکوکاروں کا ساتھی ہے

اٰيَاتُهَا (۳۰) سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ (۸۴) رُكُوْعَاتُهَا

سورۂ روم [۲] مکہ میں نازل ہوا اور اسکی ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِىْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ

الم (یہاں سے) بہت قریب کے ملک میں (نصاریٰ اہل فارس آتش پرستوں سے) ہار گئے مگر یہ لوگ

بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِىْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ

عنقریب ہی اپنے ہار جانے کے بعد چند سالوں میں پھر (اہل فارس پر) غالب [۳] آجائیں گے کیونکہ

الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ

(اس سے) پہلے اور بعد (غرض ہر زمانہ میں) ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے اور اس دن ایماندار لوگ خدا

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ

کی مدد سے خوش ہو جائینگے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ (سب پر) غالب رحم کرنے

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

والا ہے (یہ) خدا کا وعدہ (ہے) خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کیا کرتا مگر اکثر لوگ

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

نہیں جانتے ہیں یہ لوگ بس دنیاوی زندگی کی ظاہری حالت کو جانتے ہیں

[۱] یعنے اپنی خوشنودی اور رضی کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں گے [۲] اس سورہ میں رومؔ کے غلبہ کی قطعی پیشین گوئی اگلوں کا تذکرہ قیامت کا ذکر نماز پنجگانہ، زبان اور رنگ کا اختلاف بھی اس کی قدرت سے ہے، خدا کی قدرتیں اس کا کوئی شریک نہیں خدا کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں نماز کا حکم انسانی فطرت فدک کا قصہ سود کی مذمت بندوں ہی کی شرارت سے تباہی آتی ہے قیامت میں کفار و مومنین کا سوال وجواب خدا کا وعدہ سچا ہے نضر بن حارث کا قصہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ع ۶ ۳

اٰيَاتُهَا حُرُوْفُهَا كَلِمَاتُهَا رُكُوْعَاتُهَا

[۳] حضرت رسولؐ کی بعثت کے نویں برس جب روم نصاریٰ کے قبضہ میں تھا اور وہ فارس پر آتش پرستوں کی حکومت تھی اتفاقاً دونوں میں فلسطین پر لڑائی ٹھنی تو مسلمان رومیوں کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے فتح کے خواہاں تھے اور مشرکین مکہ ایرانیوں کے بت پرست ہونے کی وجہ سے انکی خیر مناتے تھے خدا کی شان ایرانیوں کو فتح ہوئی تو مشرکین خوش ہوئے اور اپنی فال نیک سمجھے اور لگے مسلمانوں پر آوازے کسنے کہ جس طرح ان کی اہل کتاب پر جیت ہوئی ہم بھی تم پر غالب آئیں گے مسلمان یہ سنکر غمگین ہوئے تو خدا نے ان کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ بتادیا کہ چند ہی دنوں میں رومیوں کی فتح ہوگی مسلمان اس سے خوش ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ نے اسی بنا پر ابی ابن کعب سے تین برس کی دس دس اونٹوں پر شرط کی جب حضرت رسولؐ نے سنا تو فرمایا مدت اور مقدار کو بڑھاؤ کیونکہ بضع سنین تین برس سے ۹ برس تک کو کہتے ہیں غرض سو اونٹوں پر نو برس کی شرط ہوئی اور جنگ احد کے وقت رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی اور حضرت ابوبکرؓ نے ابی ابن کعب کے وارثوں سے سو اونٹ وصول کیے شرط لگانی اسوقت تک حرام نہیں ہوئی تھی یہ پیشین گوئی قرآن کی کتاب خدا ہونیکی قطعی دلیل ہے

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝

اور یہ لوگ آخرت سے بالکل غافل ہیں کیا ان لوگوں

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

نے اپنے دل میں (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ خدا نے سارے آسمان

الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ

اور زمین کو اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں بس بالکل ٹھیک اور

كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ

ایک مقرر میعاد کیواسطے پیدا کیا ہے اور کچھ شک نہیں کہ بہتیرے لوگ تو اپنے پروردگار (کی بارگاہ) کے حضور

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

(قیامت) ہی کو کسی طرح نہیں مانتے کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گذر گئے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا

ان کا انجام کیسا (برا) ہوا حالانکہ جو لوگ ان سے قوت میں بھی کہیں زیادہ تھے اور جسقدر زمین ان لوگوں نے

الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ

آباد کی ہے اس سے کہیں زیادہ (زمین کی) ان لوگوں نے کاشت بھی کی تھی اور اس کو آباد بھی کیا تھا

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

اور انکے پاس بھی انکے پیغمبر واضح و روشن معجزے لیکر آچکے تھے (مگر ان لوگوں نے نہ مانا) تو خدا نے اپنر کوئی ظلم نہیں کیا

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا

مگر وہ لوگ (کفر و سرکشی سے) آپ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے پھر جن لوگوں نے برائی کی تھی انکا انجام برا ہی ہوا کیونکہ

السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ان لوگوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ان کے ساتھ مسخراپن کیا تھا خدا ہی نے مخلوقات کو پہلی بار

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

پیدا کیا پھر وہی دوبارہ (پیدا کرے گا پھر تم سب لوگ اسی کو لوٹائے جاؤ گے اور جس دن

لوگوں کا تذکرہ

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ يَكُنْ

قیامت برپا ہوگی (اس دن) گنہگار لوگ ناامید ہوکر رہ جائینگے اور اُن کے (بنائے

لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ

ہوئے خدا کے) شریکوں میں سے کوئی انکا سفارشی نہ ہوگا اور یہ لوگ خود بھی اپنے شریکوں سے

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾

انکار کر جائیں گے اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن (مومنوں سے) کفار جُدا ہو جائینگے پھر

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے تو وہ باغ بہشت میں نہال کر دیئے

رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

جائیں گے، مگر جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کی حضوری

بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ

کو جھٹلایا تو یہ لوگ عذاب میں گرفتار کئے جائیں

مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ

گے پھر جس [1] وقت تم لوگوں کی شام ہو اور جسوقت تمھاری

تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

صبح ہو خدا کی پاکیزگی ظاہر کرو اور سارے آسمان و زمین میں تیسرے پہر

عَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

کو اور جسوقت تم لوگوں کی دوپہر ہو جاوے وہی قابل تعریف ہے وہی زندہ کو مُردہ

وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ

سے نکالتا ہے [2] اور وہی مُردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے اور زمین کو مرنے (پڑتی

مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ

ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کرتا ہے اور اسی طرح تم لوگ بھی (مرنیکے بعد) نکالے جاؤگے

قیامت کا ذکر

نماز پنجگانہ

[1] حمد و تسبیح سے اگرچہ مطلق ذکر خدا مراد ہو سکتی ہے مگر اس سے نماز پنجگانہ بھی مراد لے سکتے ہیں اس بنا پر تُمْسُوْنَ سے نماز مغرب و عشا مراد ہو گی اور تُصْبِحُوْنَ سے نماز صبح اور عَشِيًّا سے عصر اور تُظْهِرُوْنَ سے نماز ظہر ۱۲

[2] جس طرح نطفہ انسان سے اور نطفہ سے انسان ۱۲

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

اور اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اُسنے تمکو مٹی سے پیدا کیا پھر یکایک تم

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا

آدمی بنکر (زمین پر) چلنے پھرنے لگے اور اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں (ایک یہ بھی) ہے کہ اُسنے تمھارے واسطے

لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ

تمھاری ہی جنس کی بی بیاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ساتھ رہ کر چین کرو اور تم لوگوں کے درمیان پیار اور لہ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ

الفت پیدا کردی اسمیں شک نہیں کہ اسمیں غور کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) یقینی بہت سی

اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ

نشانیاں ہیں اور اُس (کی قدرت) کی نشانیوں میں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمھاری

اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف بھی ہے یقیناً اس میں واقف کاروں کے لئے بہت سی

لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ

نشانیاں ہیں اور رات اور دن کو تمھارا سونا اور اس کے فضل وکرم (روزی) کی تلاش

وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

کرنا بھی اس کی (قدرت کی) نشانیوں سے ہے۔ بیشک جو لوگ سُنتے ہیں ان کے لئے اس میں

يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

(قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ

طَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ

وہ تمکو ڈرانے اور امید دلانے کے واسطے بجلی لہ دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے اور اسکے

بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

ذریعہ سے زمین کو اسکے پڑتی ہونے کے بعد آباد کرتا ہے بیشک عقلمندوں کے واسطے اسمیں (قدرت خدا

لہ سچ اور بالکل سچ ہے خدا کی شان کہاں کی عورت کہاں کا مرد اور پھر دونوں کا نکاح ہوتے ہی ایسی محبت ہوجاتی ہے کہ ماں باپ اعزہ واقربا سب ایک طرف اور وہ ایک طرف لہ بجلی ڈرنے کی چیز بھی ہے اور امید کی بھی کیونکہ جہاں گرتی ہے جلاکر خاک کردیتی ہے اور جب تک چمکتی ہے پانی برسنے کی امید رہتی ہے ۱۲۔

زبان اور رنگ کا اختلاف بھی اس کی قدرت سے ہے

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ

کی، بہت سی دلیلیں ہیں اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اسکے

اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾

حکم سے قائم ہیں پھر مرنیکے بعد جسوقت تم کوایکبار بلائے گا تو تم سب کے سب زمین سے (زندہ ہو ہوکر) نکل پڑوگے

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کے ہیں اور سب اُسی کے تابع فرمان ہیں اور

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ

وہ ایسا (قادر مطلق) ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ (قیامت کے دن) پیدا کریگا اور یہ

عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

اُس پر بہت آسان ہے اور سارے آسمان وزمین میں سب سے بالاتر اُسی کی شان ہے اور وہی

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ع ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ

(سب پر) غالب حکمت والا ہے اور ہم نے (تمھارے سمجھانے کے واسطے) تمھاری ہی ایک مثل

هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا

بیان کی ہے ہم نے جو کچھ تمھیں عطا کیا ہے کیا اس میں تمھارے لونڈی غلاموں میں سے کوئی (بھی) تمھارا

رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ

شریک ہے کہ (وہ اور) تم اسمیں برابر ہو جاؤ (اور کیا) تم ان سے ایسا ہی لہ خوف رکھتے ہو جتنا تمھیں اپنے لوگوں کا (حق

اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

حصہ نہ دینے میں) خوف ہوتا ہے (پھر بندوں کو خدا کا شریک کیوں بناتے ہو) عقلمندوں کے واسطے ہم یوں اپنی آیتوں کو

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ

تفصیل وار بیان کرتے ہیں مگر سرکشوں نے تو بغیر سمجھے بوجھے اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرلی (اور خدا کا شریک ٹھہرا

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ

دیا) غرض خدا جسے گمراہی میں چھوڑ دے (پھر) اسے کون راہ راست پر لا سکتا ہے اور ان کا کوئی مددگار (بھی) نہیں

خدا کی قدرتیں

لہ مطلب یہ ہے کہ ذات کی حیثیت سے جیسے تم ویسے تمھارے غلام، وہ تم سے کیوں ڈرے صرف اس بات میں کہ قدرتی ان کو مول لیا ہے ورنہ ان میں اور تم میں کوئی فرق نہیں مگر باوجود اس کے تم ان کو نہ اپنا شریک سمجھتے ہو نہ برابر پھر خدا کی مخلوق کو اس کے برابر کیوں کرتے ہو ۱۲

اس کا کوئی شریک نہیں

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ

تو (اے رسول) تم باطل سے کترا کے اپنا رُخ دین کی طرف کیے رہو۔ یہی خدا کی بناوٹ ہے جس پر اس نے

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

لوگوں کو پیدا کیا ہے خدا کی (درست کی ہوئی) بناوٹ میں (تغیر) تبدل نہیں ہو سکتا۔ یہی مضبوط اور

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا

(بالکل سیدھا) دین ہے۔ مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے اسی کی طرف رجوع ہو کر (خدا کی عبادت کرو) اور اسی سے ڈرتے رہو

الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۳۱ مِنَ الَّذِيْنَ

اور پابندی سے نماز پڑھو اور مشرکین سے نہ ہو جانا جنھوں نے اپنی (اصلی) دین میں تفرقہ پردازی کی

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ

اور مختلف فرقہ کے بن گئے جو (دین) جس فرقہ کے پاس ہے اسی میں لہ نہال نہال

فَرِحُوْنَ ۝۳۲ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ

ہے اور جب لوگوں کو کوئی مصیبت چھو بھی گئی تو اسی کی طرف رجوع ہو کر اپنے پروردگار کو پکارنے لگتے

اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

ہیں پھر جب وہ اپنی رحمت کی لذت چکھا دیتا ہے تو انہی میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ شرک

يُشْرِكُوْنَ ۝۳۳ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۟ فَسَوْفَ

کرنے لگتے ہیں تاکہ جو (نعمت) ہم نے انھیں دی ہے ان کی ناشکری کریں خیر (دنیا میں چند روز جیو)

تَعْلَمُوْنَ ۝۳۴ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا

کر لو) پھر تو بہت جلد (اپنے کیے کا مزا) تمھیں معلوم ہی ہو گا کیا ہم نے ان لوگوں پر کوئی دلیل نازل کی ہے جو اس

بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝۳۵ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ

(کے حق ہونے) کو بیان کرتی ہے جس سے یہ لوگ (خدا کا) شریک ٹھہراتے ہیں (ہرگز نہیں) اور جب ہم نے لوگوں کو اپنی رحمت

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝۳۶

کی لذت چکھا دی تو وہ اس سے خوش ہو گئے اور جب انھیں اپنے ہاتھوں کی اگلی کارستانیوں کی بدولت

خدا کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں

نماز کا حکم

انسانی فطرت

لہ یہ انسانی فطرت کا مقتضا اور بیان واقعہ اور اس قدر سچائی میں ڈوبا ہوا ہے کہ اب عرب کی بلکہ ہمارے ملک کی بھی مثل ہو گئی ہے اور ہر کہ دمہ کی زبان پر جاری ہے ایسے ہی اصول مسلمہ اور قواعد کلیہ خدائی کتاب کے لئے زیبا ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ

کوئی مصیبت پہنچی تو یکبارگی مایوس ہو کر بیٹھ رہتے ہیں کیا انلوگوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ خدا ہی جسکی روزی چاہتا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۳۷ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى

ہے کشادہ کر دیتا ہے اور (جسکی چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے کچھ شک نہیں کہ اسمیں ایماندار لوگوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت

حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

سی نشانیاں ہیں تو (اے رسول اپنے) قرابتدار[1] (فاطمہ زہرا) کا حق (فدک دے دو اور محتاج و پردیسی کا (بھی) جو لوگ خدا کی خوشنودی

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ۳۸ وَمَآ

کے خواہاں ہیں اُن کے حق میں یہی سب سے بہتر ہے اور ایسے ہی لوگ (آخرت میں) اپنی دلی مرادیں پائینگے

اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ

اور تم لوگ جو سود دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مال (دولت) میں ترقی ہو تو (یاد رہے کہ ایسا مال خدا کے ہاں

اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ

پھولتا پھلتا نہیں اور تم لوگ جو خدا کی خوشنودی کے ارادے سے زکوٰۃ دیتے ہو[2] تو ایسے ہی لوگ

هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ ۳۹ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ

(خدا کی بارگاہ سے) دونا دون لینے والے ہیں خدا وہ (قادر و توانا) ہے جس نے تمکو پیدا کیا پھر اسی نے روزی

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ

دی پھر وہی تم کو مار ڈالے گا پھر وہی تم کو (دوبارہ) زندہ کریگا بھلا تمہارے بنائے ہوئے خدا کے) شریکوں

يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے جسے یہ لوگ (اس کا) شریک بناتے ہیں وہ اس سے

يُشْرِكُوْنَ ۝ ۴۰ ع ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ

پاک و پاکیزہ اور برتر ہے خود لوگوں ہی کے اپنے ہاتھوں کی کارستانیوں کی بدولت خشک و تر میں فساد پھیل

اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ

گیا تاکہ جو کچھ یہ لوگ کر چکے ہیں خدا ان کو ان میں سے بعض کرتوتوں کا مزہ چکھا دے تاکہ یہ لوگ (اب بھی) باز

[1] مدینہ سے کچھ فاصلہ پر فدک ایک گاؤں تھا جس میں خیبر کا ایک مضبوط اور اعلیٰ درجہ کا قلعہ بھی تھا۔ یہودی اسمیں آباد تھے جب خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا اور حضرت رسولؐ مظفر و منصور واپس ہوئے تو جناب امیرؑ کو فدک والوں کے پاس بھیجا اور انہوں نے سمجھا دیا، غرض آپ گئے اور یہودیوں سے اس بات پر مصالحت ہوئی کہ باغات کلا حضرت رسولؐ کی ملک قرار پائے اور زمین میں نصف اور انکا نصف حضرت رسولؐ کا، اسی نصف زمین کی قیمت باغات کے علاوہ جب خلیفہ دوم کے زمانہ میں یہودی جلاوطن ہوئے تھے تو بیت المال سے پانچ ہزار درہم ادا کئے گئے تھے غرض جب یہ صلح مکمل ہو چکی تو حضرت جبرئیل یہ آیت (اپنے قرابتداروں کا حق دیدو) لیکر نازل ہوئے آپنے پوچھا وہ قرابتدار کون ہے اور اس کا حق کیا ہے حکم ہوا فدک کے باغات اور جو چیزیں خدا و رسول کی ملک ہیں فاطمہؑ کو دیدو آپنے فوراً حضرت فاطمہؑ کو بلا کر ایک دستاویز لکھ کر دی یہ وہی وثیقہ تھا جو جناب فاطمہؑ نے رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر کے سامنے پیش کیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ رسول اللہ کا نوشتہ ہے جو حضرتؐ نے میرے اور حسنؑ و حسینؑ کے واسطے لکھ کر دیا تھا۔ دیکھو تاریخ روضۃ الصفا جلد ۲ صفحہ ۳۷ سطر ۱۸ مطبوعہ نول کشور ۱۲۸۰ھ

فدک کا قصہ

سود کی مذمت

[2] اس سے معلوم ہوا کہ خالصاً لوجہ اللہ دنیا ثواب کا باعث ہے ورنہ نیوتہ سلامی بھاجی یا دکھاوے کی خیرات اس سے علیحدہ ہے اور ہرگز اس میں ثواب کی امید نہ رکھنا چاہیئے۔ ۱۲

بندوں کی سزا کے متعلق

يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ

آئیں (اے رسول) تم کہدو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ جو لوگ اس کے قبل گزر گئے انکے (افعال)

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾

کا انجام کیا ہوا اُن میں سے بہتیرے تو مشرک ہی ہیں تو (اے رسول) تم اس دن کے آنے

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ

سے پہلے جو خدا کی طرف سے آکر رہے گا (اور) کوئی اُسے روک نہیں سکتا اپنا رُخ مضبوط اور سیدھے

لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ

دین کی طرف کئے رہو اُسدن لوگ (پریشان ہوکر) الگ الگ ہو جائیں گے جو کافر بن بیٹھا اُس پر

فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ

اُس کے کفر کا وبال ہے اور جنھوں نے اچھے کام کئے وہ اپنے ہی لئے آسائش کا سامان

يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کر رہے ہیں تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کئے ان کو خدا اپنے فضل (وکرم)

مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ

سے اچھی جزا عطا کریگا وہ یقیناً کفار سے الفت نہیں رکھتا اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے

يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ

ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہواؤں کو (بارش کی) خوشخبری کے واسطے (قبل سے) بھیج دیا کرتا ہے اور تاکہ

الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾

تمھیں اپنی رحمت کی لذت چکھائے اور اسلئے بھی کہ (اس کی بدولت) کشتیاں اُسکے حکم سے چل کھڑی ہوں اور تاکہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ

تم اُسکے فضل وکرم سے (اپنی روزی) کی تلاش کرو اور اسلئے بھی تاکہ تم شکر کرو اور (اے رسول) ہمنے تم سے پہلے اور بھی بہت سے

بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا

پیغمبر انکی قوموں کے پاس بھیجے تو وہ پیغمبر واضح و روشن معجزے لیکر آئے (مگر ان لوگوں نے نہ مانا) تو اُن مجرموں سے ہمنے (خوب)

نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا

لہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ بارش سے پہلے ہوا چلتی ہے اور ہوا کا چلنا گویا بارش کی تمہید ہے اسی بنا پر ہوا کی نسبت خوش خبری دینے کو فرمایا۔ ۱۲

بندوں پر خدا کے احسانات اور اس کی قدرت

نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ

بدلہ لیا اور ہم پر تو مومنین کی مدد کرنا لازم تھا ہی خدا ہی وہ قادر و توانا ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادلوں

سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا

کو اڑائے اڑائے پھرتی ہیں پھر وہی خدا بادل کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور (کبھی)

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ

اس کو ٹکڑے (ٹکڑے) کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بوندیاں اسکے درمیان سے نکل پڑتی ہیں پھر جب خدا

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۚ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ

اُنھیں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے برسا دیتا ہے تو وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں اگرچہ یہ لوگ

قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۚ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ

اُن پر (بارانِ رحمت) نازل ہونے سے پہلے (بارش سے شروع ہی سے) بالکل مایوس اور مجبور تھے غرض خدا

اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

کی رحمت کے آثار کی طرف دیکھو تو کہ وہ کیونکر زمین کو اس کی پڑتی [1] ہونے کے بعد آباد کرتا

اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۚ ﴿۵۰﴾

ہے۔ بیشک یقینی وہی مُردوں کا زندہ کرنے والا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اور اگر ہم

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ

(کھیتی کی نقصان دہ) ہوا بھیجیں پھر لوگ کھیتی کو (اسی ہوا کی وجہ سے) زرد (پژمردہ) دیکھیں تو وہ لوگ

يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ

اسکے بعد (فوراً) ناشکری کرنے لگیں (اے رسول) تم تو (اپنی) آواز نہ مُردوں ہی کو سُنا سکتے ہو اور نہ بہروں

الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ

کو سُنا سکتے ہو (خصوصاً) جب وہ پیٹھ پھیر کے چلے جائیں اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (پھیر کر)

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ

راہ پر لا سکتے ہو تم تو بس ان ہی لوگوں کو سُنا (سمجھا) سکتے ہو جو ہماری آیتوں کو دل سے مانیں پھر

[1] یہ کیسا خوبصورت استعارہ ہے کہ زمین کو جب پڑتی پڑی ہو اور نباتات میں سے کوئی چیز اس میں نہ اُگے تو مردہ ہے اور جب جوتی بوئی گئی اور اس میں نباتات نکلے اور لگے لہلہانے بننے تو زمین زندہ ہو گئی جل الخالق سبحانہ وتعالیٰ عما یصفون۔ ۱۲

بندوں پر خدا کے احسانات اور اس کی قدرتیں

حضرت رسول کی فہمائش

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ

یہی لوگ اسلام لانیوالے ہیں خدا ہی تو ہے جس نے تمہیں (ایک نہایت کمزور چیز (نطفہ) سے پیدا کیا پھر اسی نے

جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ

(تم میں) بچپنے کی کمزوری کے بعد (شباب کی) قوت عطا کی پھر اُسی نے (تم میں جوانی کی) قوت کے بعد

قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ

کمزوری اور بڑھاپا پیدا کر دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہی بڑا واقف کار اور (ہر چیز پر)

الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ

قابو رکھتا ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی تو گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دُنیا میں)

مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ

گھڑی [۱] بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے یوں ہی لوگ (دُنیا میں بھی) افترا پردازیاں کرتے رہے اور

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ

جن لوگوں کو (خدا کی بارگاہ سے) علم اور ایمان دیا گیا ہے جواب دینگے کہ (ہائیں) تم تو خدا کی کتاب

كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۚ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ

کے مطابق روز قیامت تک (برابر) ٹھہرے رہے پھر یہ تو قیامت ہی کا دن ہے مگر تم

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

لوگ تو اس کا یقین ہی نہ رکھتے تھے تو اسدن سرکش لوگوں کو نہ ان کی عذر معذرت کچھ کام آئے

مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ

گی اور نہ ان کی شنوائی ہوگی اور ہمنے تو اس قرآن میں (لوگوں کے سمجھانے کو) ہر

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ

طرح کی مثل بیان کر دی اور اگر تم ان کے پاس کوئی سا معجزہ لے آؤ تو بھی

لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ

یقیناً کفار یہی بول اُٹھیں گے کہ تم لوگ نرے دَغا باز ہو جو لوگ سمجھ (اور علم) نہیں

قرء حفص بضم الضاد وفتحها فی الثلاثة لکن الضم مختار ۱۲

قیامت میں کفار و مومنین کا سوال و جواب

[۱] دُنیا کے قیام کو گھڑی بھر اسی وجہ سے کہیں گے کہ آخرت کی زندگی خواہ اچھی ہو یا بُری ہمیشہ اور باقی ہے اور اسکے مقابلہ میں دُنیاوی زندگی گھڑی بھر سے زیادہ وقت نہیں رکھتی ۱۲۰

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ فَاصْبِرْ اِنَّ

رکھتے اُنکے دلوں پر (نظر کرکے) خدا یوں تصدیق کرتا ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے) تو اے رسول تم صبر کرو بیشک

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ ع ۹

خدا کا وعدہ سچا ہے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ جو لوگ (تمہاری) تصدیق نہیں کرتے تمہیں (بہکا کر) خفیف کر دیں۔

(۳۱) سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ (۵۷)

اٰیاتہا ۳۴ رکوعاتہا ۴

سُورہ لہ لقمان مکہ میں نازل ہُوا اور اُس کی چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ ۱ هُدًى وَّرَحْمَةً ۲

الم یہ (سورہ حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیتیں ہیں جو (از سر تا پا) ان لوگوں

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۳ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ

کے لئے ہدایت و رحمت ہے جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے

الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ ۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى

ہیں اور وہی لوگ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے پروردگار کی

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ۵ وَمِنَ

ہدایت پر عامل ہیں اور یہی لوگ (قیامت میں) اپنی دلی مرادیں پائینگے اور

النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ

لوگوں میں بعض (نضر بن الحارث) ایسا ہے جو بے ہودہ لہ قصے (کہانیاں) خریدتا ہے

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ

تاکہ بغیر سمجھے بوجھے (لوگوں کو) خدا کی (سیدھی) راہ سے بھٹکا دے اور آیات خدا سے مسخراپن

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى

کرے ایسے ہی لوگوں کے لئے بڑا رسوا کرنے والا عذاب ہے اور جب اسکے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی

ع ۷ ۹

لہ اس سورہ میں قرآن کی فضیلت حضرت لقمانؑ کا ذکر ان کے نصائح والدین کی تعظیم، نماز و صبر کا حکم فرد کی مذمت خدا کی باتوں کی حد نہیں۔ خدا کی قدرت، کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کہاں مرے گا وغیرہ مذکور ہے ۱۲

لہ نضر بن حارث تجارت کے لئے شام گیا اور وہاں سے رستم و اسفندیار کے قصے خرید لایا اور لوگوں کو سنا کر کہتا کہ اگر محمدؐ عاد و ثمود و ملک سلیمان کے حالات بیان کرتے ہیں تو میں رستم و اسفندیار کے قصے سناتا ہوں اور اس کی باتوں میں بعض لوگ آ جاتے اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بعض مفسرین نے لھو الحدیث سے گانا بجانا مراد لیا ہے اور اس آیت کا نزول ان لوگوں کے بارے میں بتاتے ہیں۔ جو تازہ مسلمانوں کو دین اسلام سے پھیرنے کے واسطے لونڈیاں خریدتے اور ان کے گانے بجانے اور بیہودہ افعال پر فریفتہ کر کے اسلام سے روکتے ۱۲

خدا کا وعدہ سچا ہے

نضر بن حارث کا قصہ

مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ
ہیں تو شیخی کے مارے منہ پھیر کر (اس طرح) چل دیتا ہے گویا اس نے ان آیتوں کو سُنا ہی نہیں جیسے
فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اس کے دونوں کانوں میں ٹھیٹھی ہے تو (اے رسولؐ) تم اس کو دردناک عذاب کی (ابھی سے)
الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ
خوشخبری دیدو بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے انکے لئے نعمت کے (بھرے
اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ
بھرے بہشتی) باغ ہیں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ خدا کا پکا وعدہ ہے اور وہ تو (سب پر) غالب حکمت والا ہے تم انھیں
عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ
دیکھ رہے ہو کہ اسی نے بغیر ستون کے آسمانوں کو بنا ڈالا اور اسی نے زمین پر (بھاری بھاری) پہاڑوں کے لنگر
بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ
ڈال دیئے کہ (مبادا) تمھیں لیکر کسی طرف جنبش کرے اور اسی نے ہر طرح چل پھر کر نیوالے (جانور) زمین میں پھیلائے
مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ هٰذَا خَلْقُ
اور ہمنے آسمان سے پانی برسایا اور (اسکے ذریعہ سے) زمین میں ہر رنگ کے نفیس جوڑے پیدا کئے (اے رسول ان سے) کہدو کہ
اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ
یہ تو خدا کی خلقت ہے پھر (بھلا) تم لوگ مجھے دکھاؤ تو کہ جو (معبود) خدا کے سوا تم نے بنا رکھے ہیں انھوں نے
الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ
کیا پیدا کیا بلکہ سرکش لوگ (کفار) صریحی گمراہی میں (پڑے) ہیں اور یقیناً ہمنے لقمانؑ کو حکمت عطا کی
الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ
(اور حکم دیا تھا کہ) تم خدا کا شکر کرو اور جو خدا کا شکر کرے گا وہ اپنے ہی (فائدے کے) لئے
لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ وَاِذْ
شکر کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو (اپنا بگاڑا) کیونکہ خدا تو (بہرحال) بے پروا (اور) قابل حمد و ثنا ہے

لہ حضرت لقمانؑ بن باعور حضرت ابراہیمؑ کے بھائی ناخور ابن تارخ کے پوتے تھے اور حضرت ایوبؑ کے بھانجے حضرت داؤدؑ کے زمانے سے حضرت یونسؑ کے زمانہ تک ایک ہزار برس تک زندہ رہے پہلے یہ بڑھئی کا کام کرتے تھے، یہ خدا کے مطیع دوست نیک اعتقاد اور پرہیزگار بندے تھے، اکثر چپ رہا کرتے اور زیادہ غور و فکر کرتے اور بہت تیز نظر تھے نہ دن کو کبھی سوتے تھے اور نہ مجلس میں تکیہ لگاتے اور نہ تھوکتے، آپ کو کسی نے نہ پیشاب پاخانے جاتے دیکھا نہ غسل کرتے اور نہ کسی چیز سے کھیلتے گئے کے خوف سے کبھی ہنستے نہیں نہ کسی پر غصہ کیا اور نہ کسی سے مذاق نہ کبھی کوئی چیز ملنے پر خوش ہوئے نہ تلف ہونے سے غمگین بہت سے نکاح کئے اور بہت سی اولادیں بھی ہوئیں مگر کسی کے مرنے پر روئے نہیں، اگر کہیں جھگڑا ہوا تو صلح کرا دیتے، اچھی بات سنتے تو اس کی تفسیر اور کہنے والے کو پوچھتے فقہا حکما کی ہم نشینی اور حکام کے حال کی تفتیش اُن کی عادت تھی، غرض ان ہی باتوں کی وجہ سے خدا نے انھیں حکمت عطا فرمائی، ایک دن، دوپہر کو قیلولہ کرنے کے واسطے لیٹنے تھے کہ کچھ فرشتے آپ کے پاس آئے اور پکار کر کہا مگر آپ نے فرشتوں کو دیکھا نہیں کہ اے لقمان تم چاہتے ہو کہ خدا تم کو زمین میں بادشاہ اور خلیفہ بنائے آپ نے فرمایا اگر خدا نے مجھے حکم دیا ہے اور اس کو یہی منظور ہے تو مجھے عذر نہیں سر و چشم قبول اور اگر اس نے پوچھا ہے تو میں معافی چاہتا ہوں کیونکہ یہ بلیت سخت امر ہے اور میں اس بار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد خدا نے انھیں حکمت عطا فرمائی کہ آپ کا سینہ علم و حکمت سے مملو ہو گیا۔ آپ جس راہ سے گزرتے بوٹیاں وغیرہ خود پکار کر کہتیں کہ مجھ میں یہ فائدہ یہ نقصان ہے۔ ۱۲

ع ۱۱ ۱۰ ۱

قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے اسکی نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ اے بیٹا! خبردار

بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

کبھی کسی کو خدا کا شریک نہ بنانا کیونکہ شرک یقینی بڑا سخت گناہ ہے جس کی بخشش نہیں اور ہمنے انسان کو

بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ

جسے اس کی ماں نے دُکھ پر دُکھ سہ کے پیٹ میں رکھا (اس کے علاوہ) دو برس میں (جا کے) اسکی دودھ بڑھائی

فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾

کی (اپنے اور) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی کہ میرا بھی شکریہ ۱؎ ادا کرو اور اپنے والدین کا (بھی اور آخر سب کے)

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

میری طرف لوٹ کر جانا ہے اور اگر تیرے ماں باپ ۲؎ تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرا شریک ایسی چیز کو قرار دے جس کا تجھے

عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۖ

کچھ بھی علم نہیں تو تو (اسمیں) اُن کی اطاعت نہ کر (مگر تکلیف نہ پہنچانا) اور دنیا (کے کاموں) میں ان کا اچھی طرح ساتھ

وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

دے اور ان لوگوں کے طریقہ پر چل جو (ہر بات میں) میری (ہی) طرف رجوع کرے پھر (تو آخر) تم سب کی رجوع

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ

میری ہی طرف ہے تب (دنیا میں) جو کچھ تم کرتے تھے (اسوقت) اس کا انجام بتا دوں گا اے بیٹا اسمیں شک نہیں

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ

کہ وہ عمل (اچھا ہو یا بُرا اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو اور پھر وہ کسی سخت پتھر کے اندر یا آسمانوں میں

فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ

یا زمین میں (چھپا ہوا) ہو تو بھی خدا اُسے (قیامت کے دن) حاضر کر دے گا۔ بے شک خدا

اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ

بڑا باریک بیں واقف کار ہے۔ اے بیٹا نماز پابندی سے پڑھا کرو اور (لوگوں سے) اچھا

۱؎ اپنے شکریہ کے ساتھ ماں باپ کے شکریہ کا ذکر بھی اس وجہ سے کیا کہ وہ تو پیدا کرنے والا اور یہ پیدا اور پرورش کرنے کے واسطے ہیں اور پھر چونکہ ماں کے حقوق اس کی زیادہ زحمتوں کی وجہ سے زیادہ ہیں اس وجہ سے اس کا بالخصوص علیحدہ ذکر فرمایا اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اگر ماں باپ دونوں ایک ہی وقت میں کسی کام کو کہیں تو ماں کے حکم کو مقدم رکھے۔ ۱۲

۲؎ مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اگرچہ ناحق پر ہوں پھر بھی ان کے ساتھ نیکی اور نرمی کرنی چاہیئے اور اسی سے حقوق کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ اگر ماں باپ اہل و مال کے ترک کا حکم دیں تو چھوڑ دینا چاہیئے۔ ۱۲

نصائح لقمان

ماں باپ کا شکریہ ادا کرو

خدا بڑا باریک بیں ہے

نماز اور اچھے کام کا حکم کرو

بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ

کام کرنے کو کہا اور بُرے کام سے روکو اور جو مصیبت تم پر پڑے اس پر

اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ

صبر کرو (کیونکہ) بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور لوگوں کے سامنے (غرور سے) اپنا

خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ

منہ نہ پھُلانا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کیونکہ خدا کسی اکڑنے والے اور

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ

اترانے والے کو دوست نہیں رکھتا اور اپنی چال (ڈھال) میں میانہ روی اختیار کرو

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ

اور (دوسرے سے بولنے میں) اپنی آواز دھیمی رکھو کیونکہ آوازوں میں تو سب سے بُری آواز

الْحَمِيْرِ ۝ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ

(چیخنے کی وجہ سے) گدھوں کی ہے کیا تم لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ

اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی نے یقینی تمہارا تابع کر دیا ہے ۱۱۵ اور تم پر اپنی

بَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

ظاہری ۱۱۶ اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں اور بعض لوگ (نضر بن حارث وغیرہ) ایسے بھی ہیں جو (خواہ مخواہ)

وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا

خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں (حالانکہ اُنکے پاس) نہ علم ہے اور نہ ہدایت ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ہے اور جب

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ

ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل کی ہے اسکی پیروی کرو تو چھوٹتے ہی کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اسی

اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝

(طریقہ) پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا بھلا اگرچہ شیطان انکے باپ دادوں کو جہنم کے عذاب کی

عورت کی مذمت

میانہ روی کی چال چلو چیخ کر نہ بولو

ساری دنیا کو انسان کا تابع کر دیا ہے

نضر بن حارث کی شرارت

۱۱۵ کیونکہ اگرچہ چاند سورج کے نکلنے۔ دن رات کے بدلنے چیزوں کے پیدا ہونے میں انسان کو کوئی دخل نہیں اور نہ کچھ کر سکتا ہے مگر چونکہ یہ سب سامان انسان کے لئے ہیں اس وجہ سے یہ فرمایا ہے

ابر بہار و مہ و خورشید و فلک در کارند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نبری

۱۱۶ ظاہری اور باطنی نعمت کی توضیح میں شدید اختلاف ہے ۱۲ محسوس اور غیر محسوس ۱۲ رسول کی نصرت اعضاء اور دل سے ۱۲ اسلام اور برے کاموں کا اخفاء ۱۲ اعضاء اور عقل۔ ۱۲ شرع اور شفاعت ۱۲ دنیا اور آخرت ۱۲ خوبصورتی اور خدا کی معرفت ۱۲ قرآن اور اسکی تاویل ۱۲ قرآن کے ظاہری معنی اور نظری ۱۲ ظاہر و باطن کی صفائی ۱۲ زبان اور دل سے خدا کا ذکر ۱۲ رسول اور ان کے اہل بیت کی دوستی ۱۲ امام ظاہر و غائب اور تمام توجیہیں درست ہو سکتی ہیں اور سب مراد ہوں یہ بھی ممکن ہے ۱۲

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

طرف بلاتا رہا ہو (تو بھی انہی کی پیروی کرینگے) اور جو شخص خدا کے آگے اپنا سر لہ (تسلیم) خم کرے اور وہ

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ

نیکوکار (بھی) ہو تو بیشک اُس نے (ایمان کی) مضبوط رسی پکڑ لی اور (آخر تو) سب کاموں کا انجام خدا ہی کی

كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا

طرف ہے اور (اے رسول) جو کافر بن بیٹھے تو تم اسکے کفر سے کڑھو نہیں ان سبکو تو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تو جو کچھ انکو گول

عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ

نے کیا ہے (اسکا نتیجہ) ہم بتا دینگے بیشک خدا دلوں کے راز سے (بھی) خوب واقف ہے ہم انھیں چند روز دنیا میں تمتع

قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ

چین کرنے دینگے پھر انھیں مجبور کر کے سخت عذاب کی طرف کھینچ لائیں گے اور (اے رسول) تم اگر ان سے

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ

پوچھو کہ سارے آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہدیں گے کہ اللہ نے (اے رسول اس پر)

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِى

تم کہہ دو الحمد للہ مگر ان میں سے اکثر (اتنا بھی) نہیں جانتے ہیں جو کچھ سارے آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

و زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے بے شک خدا (ہر چیز سے) بے پروا (اور بہرحال)

وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ

قابل حمد و ثنا ہے اور جتنے درخت زمین میں ہیں سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی

يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ

بنے اور اس کے (ختم ہونے کے) بعد (اور) سات سمندر (سیاہی ہو جائیں اور خدا کا علم اور اس کی باتیں

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ

لکھی جائیں) تو بھی خدا کی لہ باتیں ختم نہ ہونگی بیشک خدا (سب پر) غالب (اور دانا بینا) ہے تم سبکا پیدا کرنا

لہ وجہ کے معنے منہ کے ہیں مگر ہمارے محاورے میں فرمانبرداری کے ظاہر کرنے کو سر جھکانا بولتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲

لہ خدا کی باتوں سے اس کا علم یا قدرت یا حکم یا مخلوقات مراد ہیں یہ تو میرا خیال ہے مگر صحیح تو یوں ہے اس کی باتیں کچھ وہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہیں اور اس وجہ سے اللہ کی تفسیر کچھ اور کہتی ہے۔ ۱۲

خدا کی باتیں ختم نہیں ہو سکتیں

إِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۲۸ اَلَمْ تَرَ

اور پھر (مرنے کے بعد) جلا اٹھانا ایک شخص کے (پیدا کرنے اور جلا اٹھانے کے) برابر ہے بیشک خدا (تم سبکی) سنتا اور

اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

سب کچھ دیکھ رہا ہے کیا تو نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ خدا ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کر دیتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے)

الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۙ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى

اور دن کو بڑھا کے (رات میں داخل کر دیتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور اسی نے آفتاب و ماہتاب کو (رگویا) تمہارا تابع بنا دیا

اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۲۹ ذٰلِكَ

ہے کہ ایک مقرر میعاد تک (یوں ہی) چلتا رہے گا اور (کیا تو نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ) جو کچھ تم کر رہے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے

بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ

یہ (سب باتیں) اس سبب سے ہیں کہ خدا ہی یقینی برحق (معبود) ہے اور اسکے سوا جسکو لوگ پکارتے ہیں یقینی بالکل باطل اور

الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝۳۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

اس میں شک نہیں کہ خدا ہی عالیشان اور بڑا رتبہ والا ہے کیا تو نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ خدا ہی کے فضل

الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ

سے کشتی دریا میں بہتی اور چلتی رہتی ہے تاکہ (لکڑمی میں یہ قوت دیکر) تم لوگوں کو اپنی (قدرت کی)

اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۳۱ وَاِذَا

بعض نشانیوں کی دکھا دے بیشک اسمیں بھی تمام صبر و شکر کرنے والے (بندوں) کے لئے (قدرت خدا کی) بہت

غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

سی نشانیاں ہیں اور جب انھیں موج (اونچی ہو کر) سائبانوں کی طرح (اوپر سے) ڈھانک لیتی ہے تو نرا کھرا اسی

الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ

کا عقیدہ رکھ کر خدا کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب خدا انکو نجات دیکر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے بعض تو

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝۳۲

کچھ روز اعتدال پر رہتے ہیں (اور بعض پکے کافر) اور ہماری (قدرت کی نشانیوں سے انکار تو بس بدعہد اور

خدائی قدرتیں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا

ناشکرے ہی لوگ کرتے ہیں) لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف رکھو جب

يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ

نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام

وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ

آسکے گا۔ خدا کا (قیامت کا) وعدہ بالکل پکا ہے تو (کہیں) تم لوگوں کو دُنیا کی (چند روزہ)

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۳۳

زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ کہیں تمہیں فریب دینے والا (شیطان) کچھ فریب دے[۱]

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ

بے شک خدا ہی کے پاس قیامت (کے آنے) کا علم ہے اور وہی (جب موقع مناسب دیکھتا ہے) پانی برساتا

يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا

ہے اور جو کچھ عورتوں کے پیٹ میں (نر و مادہ) ہے جانتا ہے اور کوئی شخص (اتنا بھی تو نہیں جانتا کہ وہ خود

تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ

کل کیا کرے گا اور کوئی شخص (یہ بھی) نہیں جانتا کہ وہ کس[۲] سرزمین پر مرے (گڑے)

تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝۳۴ ع

گا بے شک خدا (سب باتوں سے) آگاہ خبردار ہے۔

اٰیاتہا (۳۲) سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (۷۵) رکوعاتہا ۳

سورہ[۳] سجدہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی تیس (۳۰) آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲

الم۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ کتاب (قرآن) کا نازل کرنا سارے جہان[۴] کے پروردگار کی

[۱] اس کے فریب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ خدا کی بخشش کی امید پر گناہ کرنے پر دلیر ہو جاؤ اور توبہ کے بھروسے گناہ کرنے لگو اور پھر زندگی کی موہوم امید پر توجہ بھی فوراً نہ کرو اور اس کا فریب ہونا بالکل واضح ہے کیونکہ یہ قول جناب رسالتمآب ہے آدمی کے تین دن ہیں کل تو گزر گیا وہ تو نکل گیا پھر ہاتھ نہیں آ سکتا اور کل جو آئے گا اس کے ملنے کا یقین نہیں کیونکہ موت ہر وقت موجود ہے اب تیسرا آج کا دن ہے اسی میں جو ہو سکے اور جو چاہے کرے۔ ۱۲

[۲] قیامت کب ہوگی یہ تو کب برسے گا، بچہ نر ہوگا یا مادہ انسان کل کیا کریگا اور وہ کہاں مرے گا، ان پانچ باتوں کو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور انبیاء یا ائمہ کی تعلیم سے اور ایسی ہی باتوں کی طرف اشارہ عندہ مفاتیح الغیب سے ہے ۱۲

[۳] اس سورہ میں خدا نے قرآن کی حقیقت آسمان زمین وغیرہ کی چھ روز میں خلقت انسان کی پیدائش، قیامت کا ذکر اور کفار کی مذمت مومنین کے صفات ایماندار اور بدکار برابر نہیں ہو سکتے بنی اسرائیل کی طرح اس امت کے ائمہ میں خدا کی قدرت وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے اس میں سجدہ واجب ہے۔ ۱۲

[۴] اسی سے دنیاوی حاکموں نے سیکھا ہے کہ اپنے احکام یا پروانوں کے سرے پر بااجلاس یا بحکم فلاں لکھا کرتے ہیں۔ اس آیت کا بھی وہی مطلب ہے۔ یعنی بارگاہ رب العالمین سے یہ فرمان صادر ہوا ہے۔ ۱۲

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ

طرف سے ہے کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کو اس شخص (رسول نے) اپنے جی سے گھڑ لیا ہے نہیں یہ بالکل

قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈراؤ جنکے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا

يَهْتَدُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

آیا ہی نہیں تاکہ یہ لوگ راہِ راست پائیں خدا ہی تو ہے جس نے سارے آسمان اور زمین اور جتنی

الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں چھ دن میں پیدا کیں پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ

عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا

ہوا اس کے سوا نہ کوئی تمہارا سرپرست ہے نہ کوئی سفارشی تو کیا تم

شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ

(اس سے بھی) نصیحت وعبرت حاصل نہیں کرتے آسمان سے زمین تک کے ہر امر کا وہی

السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ

مدبر (و منتظم) [1] ہے پھر یہ بندوبست اسدن جسکی مقدار تمہارے شمار سے ہزار برس

مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ ذٰلِكَ عٰلِمُ

ہوگی اُسی کی بارگاہ میں پیش ہوگا وہی (مدبر) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ

سب پر غالب مہربان ہے وہ (قادر) جس نے جو چیز بنائی (خوب سوچ سمجھ کر بنائی)

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝

خوب (درست) بنائی اور انسان کی ابتدائی خلقت مٹی سے کی پھر اس کی نسل

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ مَّهِيْنٍ ۝ ثُمَّ

(انسانی جسم کے) خلاصہ یعنے (نطفہ کے سے) ذلیل پانی سے بنائی پھر اس (کے

آسمان زمین وغیرہ چھ دن میں پیدا ہوئے

[1] ایک ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے وہی ہر کام کا مدبر ہے (اور اس کے احکام) آسمان سے زمین کی طرف (نازل کرتا ہے) اور دونوں کا مطلب واضح ہے دوسرے ترجمہ سے صرف اتنا زیادہ سمجھ میں آتا ہے کہ اگرچہ وہ خود لامکان اور ہر جگہ موجود ہے مگر اس کے کارکن اور متعلقین قضا و قدر کا صدر مقام اور اس کے احکام کا سررشتہ اور دفتر آسمان ہے اور وہیں سے احکام صادر ہوتے ہیں اور اسی سے مرتبط اس سے بعد والی آیت بھی ہے کہ تمام جہان کے اعمال اچھے برے قیامت کے دن اس کی بارگاہ میں پیش ہونگے اور یوں "یعرج" کا فی الجملہ مطلب ادا ہو جاتا ہے مگر بعض کا خیال ہے کہ اس روز سے ہماری دنیا کے روز مراد ہیں اور چونکہ آمد و رفت میں فرشتے ایک ہزار برس کی راہ ایک دن میں طے کرتے ہیں اس وجہ سے اس طرح فرمایا مطلب یہ ہے کہ روزانہ لوگوں کے اعمال بارگاہ ایزدی میں پیش ہوتے ہیں اس مطلب کے فی نفسہ صحیح ہونے میں تو شک نہیں بلکہ پیش ہونے کے بہت قبل سے جانتا ہے مگر اس مقام پر کچھ پہلا ہی معنے زیادہ چسپاں معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲-۱۲-۱۲

ہر کام کا مدبر خدا ہی ہے۔

انسان کی خلقت

سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ

پتلے) کو درست کیا اور اس میں اپنی طرف سے رُوح پھونکی اور تم لوگوں کے (سُننے کے لئے) کان

وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ وَقَالُوْٓا

اور (دیکھنے کے لئے) آنکھیں اور (سمجھنے کے لئے) دِل بنائے (اس پر بھی) تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو اور

ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ

یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں ناپید ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نیا جنم لیں گے (قیامت سے نہیں)

بَلْ هُمْ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ

بلکہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے (سامنے) حضور ہی سے انکار[1] رکھتے ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ ملک الموت جو تمہارے

الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ ع

اُوپر تعینات ہے وہی تمہاری رُوحیں قبض کریگا اُس کے بعد تم سب کے سب اپنے پروردگار کیطرف لوٹائے جاؤ گے

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ

اور (اے رسول تم کو بہت افسوس ہوگا) اگر تم مجرموں کو دیکھو گے کہ وہ (حساب کے وقت) اپنے پروردگار کی بارگاہ میں

رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا

اپنے سر جھکائے کھڑے ہیں اور (عرض کر رہے ہیں) پروردگار ہمنے (اچھی طرح) دیکھ لیا اور سُن لیا تو ہمیں (دُنیا میں ایکدفعہ) پھر

مُوْقِنُوْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ

لوٹا دے کہ ہم نیک کام کریں اور اب تو ہمکو (قیامت کا) پورا پورا یقین ہے اور (خدا فرمائیگا کہ) اگر ہم چاہتے تو (دُنیا ہی میں) ہر

لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَــَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ

شخص کو (مجبور کر کے) راہِ راست پر لے آتے مگر میری طرف سے (روزِ ازل) یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں جہنم کو جنات اور

النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ

آدمیوں سے بھر دُوں گا تو چونکہ تم آج کے دن کی حضوری کو بھولے بیٹھے تھے تو اب اس کا مزہ چکھو

يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ

ہم نے قصداً تم کو بھلا دیا[2] اور جیسی جیسی تمہاری کرتوتیں تھیں (ان کے بدلے) اب

[1] مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کا انکار اس وجہ سے نہیں کرتے کہ مرنے کے بعد جی اٹھنا خلافِ عقل ہے بلکہ اعمال کی جواب دہی اور اپنی کرتوتوں کی سزا سے بھاگتے اور اسی وجہ سے انکار کر جاتے ہیں

[2] خدا کی شان بھولنے سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے یہاں اس کے معنے ترک کرنے اور چھوڑ دینے کے ہیں مگر جس طرح اردو میں بھی بولنے کا یوں ہی محاورہ ہے کہ تم نے ہم کو بھلا دیا تو ہم بھی تم کو بھول گئے حالانکہ بھول جانا کسی کا اختیاری فعل نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم نے ہمارا خیال نہ کیا تو ہم نے بھی تمہارا لحاظ نہ کیا اسی طرح عرب میں بھی اب اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم لوگوں نے ہمارے احکام کو نہ مانا اس وجہ سے ہم بھی تم کو دائمی عذاب میں چھوڑتے ہیں اور ان سب جھگڑوں سے الگ رہنے کے واسطے یوں ترجمہ کرو ہم نے بھی تم کو چھوڑ دیا۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

قیامت میں گنہگاروں کی حالت

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ

ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھو، ہماری آیتوں پر ایمان بس وہی لوگ لاتے ہیں کہ جس وقت ۱؎ انھیں وہ

اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ

(آیتیں) یاد دلائی گئیں تو فوراً سجدے میں گر پڑے اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کی تسبیح پڑھنے لگے

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدة تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

اور یہ لوگ تکبر نہیں کرتے (راتوں کے وقت) ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے اور (عذاب کے) خوف

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور (رحمت کی) امید پر اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور ہمنے جو کچھ انھیں عطا کیا ہے اس میں سے (خدا کی) راہ

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ

میں خرچ کرتے ہیں ان لوگوں کی کارگذاریوں کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک انکے لئے ڈھکی چھپی

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ

رکھی ہے اس کو تو کوئی شخص جانتا ہی نہیں تو کیا جو شخص ایمان دار ہے اس شخص کے برابر ہو جائے گا

فَاسِقًا ۭ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

جو بدکار ہے (ہرگز نہیں یہ دونوں) ۲؎ برابر نہیں ہو سکتے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے

الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۭ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا

اچھے اچھے کام کئے اُن کے لئے تو رہنے (سہنے) کے (لئے بہشت کے) باغات ہیں یہ سامان

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ

ضیافت ان کارگذاریوں کا بدلہ ہے جو وہ (دنیا میں) کر چکے تھے اور جن لوگوں نے بدکاری کی ان کا

اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ

ٹھکانا تو (بس) جہنم ہے وہ جب اس میں سے نکل جانے کا ارادہ کریں گے تو اسی میں پھر ڈھکیل دیئے

ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾

جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ دوزخ کے جس عذاب کو تم جھٹلاتے تھے اب اُس (کے مزے) کو چکھو۔

۱؎ یہ آیت بھی اگرچہ ظاہر میں عام ہے مگر ان صفات کا سچا مصداق حضرات ائمہ معصومین کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا۔ ۱۲ ۲؎ ایک دفعہ ولید بن عقبہ بن معیط حضرت علی کے فضائل و مراتب سے جل کر کہنے لگا یا علی تم ابھی بچے ہو اور میں جوان ہوں میں تم سے قوت میں زیادہ زبان آوری میں بہتر، نیزہ بازی میں تیز اور لشکر میں ثابت قدم ہوں، آپ نے اس کے جواب میں فرمایا تیری بھی یہ مجال ہے کہ میرے مقابلہ میں گفتگو کرے اور مجھ پر فخر کرے کہیں مومن اور بدکار برابر ہو سکتے ہیں خدا نے بھی آپ کی تائید کی اور یہ آیت نازل کی، یہ مضمون اہل سنت کے بھی اکثر کتب میں مذکور ہے دیکھو کتاب الاغانی اور واحدی اور اس کو ابن مردویہ خطیب خوارزمی اور ابن عساکر نے بھی ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا ہے، ان ہی حضرت ولید کو حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں کوفہ کا گورنر بنا کر بھیجا تھا تو ایک دن نشہ میں صبح کی نماز ۴ رکعتیں پڑھائی تھیں اور پھر مامومین سے کہا تھا میں اس وقت خوش ہوں اگر کہو تو اور زیادہ کر دوں جب یہ خبر حضرت عثمانؓ تک پہنچی اور لوگوں کی شہادت گذری اور جناب امیرؑ سے مشورہ لیا تو آپؑ نے اسّی کوڑے مارنے کی رائے دی تھی اور اسی وجہ سے ولید نے حضرت علیؑ سے آپ کی خلافت ظاہری کے بعد بھی بیعت نہ کی تھی۔ ۱۲

مومنین کے صفات

ایمان دار اور بدکار برابر نہیں ہو سکتے

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ
اور ہم یقینی (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے دُنیا کے (معمولی) عذاب کا لہ مزا چکھائیں گے جو
الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ
عنقریب ہوگا تاکہ یہ لوگ اب بھی (میری طرف) رجوع کریں اور جس شخص کو اس کے پروردگار کی آیتیں یاد
بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ
دلائی جائیں اور وہ اُن سے منہ پھیرے اس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہوگا ہم گنہگاروں سے انتقام
مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا
لیں گے اور ضرور لیں گے اور (اے رسول) ہم نے تو موسیٰ کو بھی (آسمانی) کتاب توریت عطا کی تھی تو تم
تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى
بھی اس کتاب (قرآن) کے (من جانب اللہ) ملنے سے شک میں نہ (پڑے) رہو اور ہم نے اُس (توریت)
لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ
کو بنی اسرائیل کے لئے رہنما قرار دیا تھا اور ان ہی (بنی اسرائیل) میں سے ہم نے کچھ لوگوں کو جنہوں نے مصیبتوں پر صبر
بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾
کیا تھا پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے (لوگوں کی) ہدایت کرتے تھے اور (اسکے علاوہ) ہماری آیتوں کا دل سے یقین رکھتے
إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا
تھے (اے رسول) اس میں شک نہیں کہ جن باتوں میں لوگ (دُنیا میں) باہم جھگڑتے رہتے ہیں قیامت کے دن
كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ
تمہارا پروردگار قطعی فیصلہ کردے گا، کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہم نے اُن سے پہلے
أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي
کتنی امتوں کو ہلاک کر ڈالا جن کے گھروں میں یہ لوگ چل پھر رہے
مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾
ہیں۔ بے شک اس میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں تو کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں کیا ان لوگوں

ع ۲ ۱۱ ۱۵

لہ اس سے یا تو اس قحط کی طرف اشارہ ہے جو حضرت رسولؐ کے زمانہ میں سات برس تک ہوا تھا یا جنگ بدر مراد ہے جس میں قریش کے بڑے بڑے سردار کام آئے تھے یا دُنیا کی معمولی مصیبتیں مگر زیادہ قرینہ عذاب رجعت کے مراد ہونے پر ہے واللہ اعلم۔ ۱۲ لہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت رسولؐ کے اکثر حالات ملتے جلتے ہیں، ان کو توریت عطا ہوئی آپ کو قرآن انکو بھی جہاد کا حکم تھا اور آپ کو بھی انھوں نے خدا سے درخواست کر کے حضرت ہارونؑ کو اپنا وزیر بنایا تھا آپنے حضرت علیؑ کو ان کو فرعونیوں پر فتح ہوئی، آپ کو کفار قریش وغیرہ پر، ان کی بی بی صفورا حضرت یوشع بن نونؑ سے لڑیں آپ کی بی بی عائشہؓ جناب امیرؑ سے ان کے بعد ان کے بارہ اوصیا نے توریت کے مطابق ہدایت کی چنانچہ خدا نے دو طرح اسے ذکر کیا ہے۔ وقطعنا هم اثنی عشر اسباطاً اُمماً بعثنا منهم اثنی عشر نقیباً اسی طرح حضرت رسولؐ کے لئے بارہ خلفاء اور ائمہ ہیں جو قرآن کے مطابق ہدایت کرتے رہے اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔ اسی مطلب کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے چنانچہ علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں اس مقام پر لکھتے ہیں: وکذالک لنجعلن الکتاب المنزل الیک هدی ونوراً او لنجعلن من امتک ائمة یهدون مثل تلک الهدایة۔ اسی طرح ہم تمہاری آسمانی کتاب کو از سرتاپا ہدایت و نور بنائیں گے اور تمہاری اُمت سے ویسے ہی ائمہ بنائیں گے، جو اسی طرح ہدایت کریں گے۔

بنی اسرائیل کی طرح اس امت کے ائمہ

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم چٹیل میدان (افتادہ زمین) کی طرف پانی کو جاری کرتے ہیں پھر اس کے ذریعہ سے

بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا

ہم کھیتی پات اُگاتے ہیں جسے اُن کے جانور اور یہ خود بھی کھاتے ہیں تو کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں دیکھتے

يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم لوگ سچے ہو (کہ قیامت آئے گی) تو (آخر یہ فیصلہ کب

صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ

ہو گا (اے رسول) تم کہدو کہ فیصلہ کے دن کفار کو ان کا ایمان لانا کچھ کام نہ

كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ

آئے گا اور نہ ان کو (اس دن) مہلت دی جائے گی غرض تم اُن کی باتوں کا خیال

عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

چھوڑ دو اور تم منتظر رہو (آخر) وہ لوگ بھی تو انتظار کر رہے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ (۹۰) (۳۳)

اٰيَاتُهَا ۷۳ رُكُوْعَاتُهَا ۹

سُورہ احزاب ۱؎ مدینہ میں نازل ہُوا اور اُس کی تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ

اے نبی خدا ہی سے ڈرتے رہو اور کافروں اور منافقوں کی بات

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى

نہ مانو اس میں شک نہیں کہ خدا بڑا واقف کار حکیم ہے اور تمہارے پروردگار

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۲﴾

کی طرف سے تمہارے پاس جو وحی کی جاتی ہے (بس) اسی کی پیروی کرو تمہلوگ جو کچھ کر رہے

۱؎ اس سورہ میں حضرت رسول کی فہمائش ایک آدمی کے دو دل نہیں ہوتے نہ بی بی ظہار سے ماں ہوتی ہے اور نہ لے پالک بیٹا ہوتا ہے۔ مومنین کی جان کے نبی زیادہ حقدار ہیں ترکہ کے حقدار قرابت دار ہیں جنگ خندق کا قصہ بنی قریظہ کی تاراجی ازواج نبی کی طرف خطاب باعتاب ان کو پرہیزگاری تنگ کاری اور گھر میں رہنے وغیرہ کا حکم اہل بیت کی مدح و ثنا ایمانداروں کے صفات و درجات زید اور ان کی بی بی کا قصہ رسول اللہ کسی مرد کے باپ نہیں، حضرت کی رسالت، خدا اور فرشتے مومنین پر درود بھیجتے ہیں رسول کی مدح۔ طلاق کا حکم حلال عورتیں اور ان کا حکم ازواج نبی کا حکم، محرم مردوں کا ذکر رسول اللہ اور اُن کی آل پر درود و سلام کا حکم، کسی کو اذیت نہ دو، پردہ کا حکم، قیامت کا علم صرف خدا کو ہے۔ جب کہو تو پکی بات، خدا کی امانت کا بار انسان کے سوا کوئی نہ اٹھا سکا مومنین کے علاوہ خدا سب کی سزا کرے گا وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ مَا جَعَلَ اللّٰهُ

ہو خدا اس سے یقینی اچھی طرح آگاہ ہے اور خدا ہی پر بھروسہ رکھو اور خدا ہی کارسازی کے لئے کافی ہے

لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ

خدا نے کسی آدمی کے سینے میں ۱؎ دو دل نہیں پیدا کئے (کہ ایک ہی وقت دو ارادے کر سکے) اور نہ اس نے

الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ

تمہاری بی بیوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ۲؎ مائیں بنا دی ہیں، اور نہ اُسنے تمہارے لے

اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ

پالکوں کو تمہارے ۳؎ بیٹے بنا دیئے یہ تو فقط تمہاری منہ بولی بات (اور زبانی جمع خرچ) ہے اور (چاہے

وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ

کسی کو بُری لگے یا اچھی) خدا تو سچی کہتا ہے اور (سیدھی) راہ دکھاتا ہے لے پالکوں کو ان کے (اصلی) باپوں

اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

کے نام سے پکارا کرو یہی خدا کے نزدیک بہت ٹھیک ہے ہاں اگر تم لوگ اُنکے (اصلی) باپوں کو نہ

فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ

جانتے ہو تو تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں (انھیں بھائی دوست کہہ کر پکارا کرو) اور ہاں اسمیں بھول

اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

چوک جاؤ تو البتہ اس کا تم پر کوئی الزام نہیں مگر جب تم دل سے جان بوجھ کر کرو (تو ضرور گناہ ہے)

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ

اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے نبی تو مومنین سے خود ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر حق رکھتے ہیں

اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

(کیونکہ وہ گویا امت کے مہربان باپ ہیں) اور ان کی بی بیاں (گویا) اُنکی مائیں ہیں اور مومنین و مہاجرین

اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

میں سے (جو لوگ باہم) قرابت ۴؎ دار ہیں کتاب خدا کی رُو سے (غیروں کی نسبت) ایک دوسرے کے

۱؎ چونکہ حضرت رسولؐ کو بہت سی باتوں کا علم تھا اور بہتیرے امور محفوظ تھے اس لیے سے منافقین کہا کرتے تھے کہ محمدؐ کے سینہ میں دو دل ہیں ایک دل اپنے اصحاب کیطرف رکھتا ہے اور دوسرا ہماری طرف ہے اسی کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲

۲؎ اس کی تفصیل پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ میں ہے دیکھو ۲۸/۲

۳؎ زید بن حارث حضرت رسولؐ کے لے پالک تھے۔ آپؐ نے ان کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے کر دیا تھا، تھوڑی مدت کے بعد دونوں میں ان بن ہوئی آخر طلاق کی نوبت پہونچی اور زینب پریشان ہوئیں تو کچھ عرصہ کے بعد آپ نے خود ان سے نکاح کیا اس پر کفار و منافقین لگے طعنہ کرنے کہ رسولؐ نے بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا اور چونکہ عقلاً یہ طعنہ اور اعتراض غلط تھا اور یہ نکاح بھی رسم تبنی کے توڑنے کی غرض اور خدا کے حکم سے کیا تھا اس وجہ سے خود خدا نے اعتراض کرنے والوں کا ان آیات میں جواب دیا اس کی تفصیل اسی سورہ کے آخر پارہ ۲۲ رکوع ۹ میں دیکھو ۱۲

۴؎ ابتدائے اسلام میں جب آپ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے اور مہاجرین غربت اور مسافرت کی وجہ سے پریشان تھے تو آپ نے مہاجرین و انصار میں جو جس کے میل کا تھا۔ آپس میں بھائی چارہ قرار دے دیا تھا اور اس وقت ایک دوسرے کا وارث بھی ہوتا تھا مگر جب اسلام کو ترقی ہوئی اور فتوحات ہوئے تو یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور قرابتداروں میں باہم توارث جاری ہوا، اس مطلب کی ایک آیت سورہ انفال پارہ ۱۰ میں بھی گذر چکی ہے دیکھو ۲۹۶ آیت ۷۵

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

نظارے نبی ماں نہیں ہو جاتی

لے پالک بیٹا نہیں ہے

مومنین کی جان کے نبی زیادہ حقدار ہیں

الْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ

(ترکے کے) زیادہ حق دار ہیں مگر (جب تم اپنے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنا چاہو تو دوسری

ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ

بات ہے) یہ تو کتاب (خدا) میں لکھا ہوا (موجود) ہے اور (اے رسول) وہ وقت یاد کرو جب ہم نے

مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى

(اور) پیغمبروں سے اور خاص تم سے اور نوح اور ابراہیم و موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے عہد و

وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

پیمان لیا اور اُن لوگوں سے ہم نے سخت عہد لیا تھا تاکہ (قیامت کے دن) سچوں

لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ

(پیغمبروں) سے اُن کی سچائی (تبلیغ رسالت) کا حال دریافت کرے اور کافروں کے واسطے تو اس نے

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ

دردناک عذاب تیار ہی کر رکھا ہے اے ایماندارو! خدا کی اُن نعمتوں کو یاد کرو جو اُس نے تم پر نازل کی ہیں

عَلَيْكُمْ اِذْ جَاۗءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا

(جنگ خندق میں) جب تم پر (کافروں کا) لشکر (اُمنڈ کے) آپڑا تو ہم نے (تمہاری مدد کو) ان پر آندھی بھیجی اور ایسے

لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اِذْ جَاۗءُوْكُمْ

علاوہ فرشتوں کا ایسا لشکر (بھیجا) جس کو تم نے دیکھا تک نہیں اور تم جو کچھ کر رہے تھے خدا اُسے خوب دیکھ رہا

مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ

تھا جس وقت وہ لوگ تم پر تمہارے اوپر سے آپڑے اور تمہارے نیچے کی طرف سے بھی چل گئے اور جس وقت (آنکھیں

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝

کثرت سے) تمہاری آنکھیں خیرہ ہو گئی تھیں اور (خوف سے) کلیجے منہ کو آ گئے تھے اور خدا پر

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝

طرح طرح کے بُرے خیال کرنے لگے تھے یہاں پر مومنوں کا امتحان لیا گیا تھا اور خوب اچھی طرح جھنجھوڑے گئے

ع ۱ ۹

لہ بنی نضیر یہود جن کی جلاوطنی کا قصہ پارہ ۲۸ سورہ حشر صفحہ ۸۰۸ میں مذکور ہے جب شام پہنچے تو یہودیوں کے دل بھر آئے اور انکے سردار ابن ابی الحقیق حیی بن اخطب اور کنانہ بن ربیع بنی نضیر کی ایک جماعت کو ساتھ لیکر مکہ میں آئے اور ابوسفیان وغیرہ سرداران قریش سے ملکر حضرت رسولؐ سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا قریش نے کہا تم تو اہل کتاب ہو خوب تحقیق کی ہوگی بھلا یہ تو بتاؤ ہمارا دین بہتر ہے یا محمدؐ کا وہ اپنی غرض کے مارے کہنے لگے تمہارا، غرض یہود ان سے مطمئن ہو کر قبیلہ غطفان کے پاس پہنچے اور ان کو بھی آمادہ کیا اس کے بعد اور قبائل کو بھی آمادہ کیا، غرض دس ہزار کا لشکر تیار ہوا اور اس شان سے لشکر مدینہ کی طرف چلا کہ قریش کا سردار ابوسفیان تھا اور غطفان کا عتیبہ بن الحصین اور بنی مرہ کا حارث بن عوف اشجع کا سعر بن دجلہ بنی اسد کا طلحہ بنی اسلم کا ابی اعور اور ہوازن کا عامر بن طفیل جب حضرت رسولؐ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو ایک ہزار سات سو آدمیوں کو ساتھ لیکر مدینہ سے باہر نکلے اور جبل سلع کے سامنے قیام کیا مگر دشمن کی تعداد کا حال سُنکر ان لوگوں کے حواس جاتے رہے اگرچہ حضرت رسولؐ نے فتح کا بھی وعدہ کیا مگر انکو قرار نہ تھا آخر اصحابؓ سے اپنی حفاظت کے بارہ میں مشورہ کیا تو حضرت سلمانؓ نے اپنے گرد خندق کھودنے کی رائے دی، غرض سب نے ملکر خندق کھودی مگر حضرت رسولؐ نے اور دنوں کی بہ نسبت دُگنی کھودی تھی اسکے آٹھ دروازے تھے جن پر سختی سے پہرے بٹھا دیئے گئے تھے اس اثنا میں حیی بن اخطب بنی قریظہ کے پاس پہنچا اور باوجودیکہ ان سے اور مسلمانوں سے کفار کی مدد کرنیکا معاہدہ تھا مگر حیی بن اخطب کے فتنہ میں آگئے اور کفار کے ساتھی بن گئے خندق کے تیار ہونے کے تین دن بعد کفار کا لشکر بھی آگیا اور مسلمانوں کے رہے سہے حواس جاتے رہے کفار کا لشکر مدینہ سے پچھم (باقی برصفحہ ۶۶۹)

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

تھے اور جس وقت منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا کہنے لگے تھے کہ خدا

مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ

نے اور اس کے رسول نے جو ہم سے وعدے کئے تھے وہ بس بالکل دھوکے کی ٹٹی تھی اور جب ان میں کا

مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ

ایک گروہ کہنے لگا تھا کہ اے مدینہ والو اب (دشمن کے مقابلہ میں) تمہارا کہیں ٹھکانا نہیں تو (بہتر ہے کہ اب بھی)

فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا

پلٹ چلو اور ان میں سے کچھ لوگ رسول سے (گھر لوٹ جانیکی) اجازت مانگنے لگے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارے گھر (مردوں سے)

هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ

بالکل خالی (غیر محفوظ) پڑے ہوئے ہیں حالانکہ وہ خالی (غیر محفوظ) نہ تھے (بلکہ وہ لوگ تو اسی بہانہ سے) بس بھاگنا چاہتے ہیں

عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا

اور اگر ایسا ہی لشکر ان لوگوں پر مدینہ کے اطراف سے آپڑے اور ان سے فساد (خانہ جنگی) کرنیکی درخواست کیجائے تو یہ

تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ

لوگ اسکے لئے (فوراً) آموجود ہوں اور (اس وقت) اپنے گھروں میں بھی بہت کم توقف کرینگے مگر یہ تو جہاد ہے حالانکہ ان لوگوں

مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ

نے پہلے ہی سے خدا سے عہد کیا تھا کہ ہم دشمن کے مقابلہ میں اپنی پیٹھ نہ پھیرینگے اور خدا کے عہد کی پوچھ گچھ تو ایک

مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ

نہ ایک دن ہو کر رہے گی (اے رسول ان سے) کہدو کہ اگر تم موت یا قتل (کے خوف) سے بھاگے بھی تو (یہ) بھاگنا

الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ

تمہیں ہرگز کچھ بھی مفید نہ ہوگا اور اگر تم بھاگ کر بچ بھی گئے تو بس یہی نہ کہ (دنیا میں) چند روز اور جین کر لو

ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا اَوْ

(اے رسول تم ان سے کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کر بیٹھے تو تمہیں اس (کے عذاب) سے کون ایسا ہے

(بقیہ گذشتہ) میدان میں خیمہ زن ہوا مسلمان تو خندق کے قلعہ میں تھے اور کفار محاصرہ کئے ہوئے، یہاں تک کہ تائیس روز گذر گئے اور فریقین سے پتھر اور تیر چلتے رہے اور موقع پاکر شبخون بھی ہوتے اور حضرت ان کا دفعیہ کرتے مگر جب سختی انتہا کو پہنچی اور مسلمانوں کی حالت وہ ہوئی جس کو خود خدا نے بیان فرمادیا ہے تو آپ نے سعد معاذ اور سعد عبادہ سے مشورہ کیا کہ آیا ان لوگوں کو کچھ دے لیکر واپس کردوں اندوں نے نہایت دلیری اور جوش کے ساتھ جواب دیا کہ اگر اس بارے میں وحی آئی ہو تو جائے دم زدن نہیں ورنہ ہم ہرگز اس کو پسند نہیں کرتے ان کو تلوار کے سوا اور کچھ نہ دیں گے اسوقت آپ کو بھی انکی طرف سے اطمینان ہوا اب ادھر کا حال سنئے عمرو بن عبدود نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہم کہاں تک محاصرہ کئے رہیں گے ہم میں اب تاب ضبط باقی نہیں چلو خندق پھاند کر حملہ کریں غرض چند آدمیوں کو لے کر اچانک ایک دن اس سے اس پار پہنچا اور اپنا نیزہ گاڑ کر جوش شجاعت میں گھوڑا کدانے لگا اور مقابل طلب کیا، حضرت نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ اپنے سے کون لڑے گا مگر حضرت علی اٹھ کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ اور دوبارہ آواز دی پھر سب کے سب چپ ہورہے بلکہ حضرت عمر نے عرض کی یا حضرت کیوں کو اپنی جان دو بھر ہے کہ اس کے مقابلہ کو جائے، میں ایک دفعہ اس کے ساتھ سفر میں تھا اور یہ خالی ہاتھ کہ ایک ہزار آدمیوں نے ہم پر حملہ کیا تو اس نے اپنے اونٹ کی پسر بنائی اور ایک مجلد کے درخت کا حربہ بنا کر ان پر حملہ آور ہوا اور سب کو مار کے بھگا دیا اور انکو لوٹ بھی لیا یہ سنکر اصحاب پر جو اثر پڑا وہ ظاہر ہے، غرض سوائے حضرت علی کے اور کوئی ہمسا تک نہیں آپ نے فرمایا اے علی یہ عمرو ہے عرض کی اگر وہ عمرو ہے تو میں بھی علی ہوں، غرض تین دفعہ پوچھنے کے بعد اپنی نیزہ حضرت علی کو پہنائی اپنا عمامہ باندھا اپنی تلوار دی اور رخصت کر کے دعا کی خداوندا تو اس کا ہر طرف سے نگہبان رہنما خدا میرے تین مددگار تھے عبیدہ کو تو نے جنگ بدر میں اٹھا لیا اور حمزہ کو احد میں اب یہی ایک باقی رہ (باقی آئندہ)

اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

جو بچائے یا بھلائی ہی کرنا چاہے (تو کون روک سکتا ہے) اور یہ لوگ خدا کے سوا نہ تو کسی کو اپنا سرپرست

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَ

پائیں گے۔ اور نہ مددگار تم میں سے جو لوگ (دوسروں کو جہاد سے) روکتے ہیں خدا ان کو خوب جانتا ہے اور

الْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ

ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے بھی آؤ اور خود بھی (فقط

اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ

چھدا چھڑانے کو) لڑائی (کے کھیت) میں بس ایک ذرا سا آ گئے تم سے اپنی جان چرائی (اور چل دیے) اور جب (اُن پر)

يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ

کوئی خوف (کا موقع) آ پڑا تو تم دیکھتے ہو کہ (یاس سے) تمہاری طرف دیکھتے ہیں (اور) اُن کی آنکھیں اس طرح

مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ

گھومتی ہیں جیسے کسی شخص پر موت کی بے ہوشی چھا جائے پھر جب خوف (کا موقع) جاتا رہا اور ایماندار دنبی

حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ

فتح ہوئی) تو مال (غنیمت) پر گرتے پڑتے فوراً تم پر اپنی تیز زبانوں سے طعنہ کرنے لگے یہ لوگ (شروع سے ایمان

اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

ہی نہیں لائے (فقط زبانی جمع خرچ تھی) تو خدا نے بھی انکا کیا کرایا سب اکارت کر دیا اور یہ تو خدا کے واسطے

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ

ایک (نہایت) آسان بات تھی (مدینہ کا محاصرہ کرنیوالے چل بھی دیے مگر) یہ لوگ ابھی یہی سمجھ رہے ہیں کہ کافروں

يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ

کے) لشکر ابھی نہیں گئے اور اگر کہیں (کفار کا) لشکر پھر آ پہنچے تو یہ لوگ چاہیں گے کہ کاش وہ جنگلوں میں گنواروں میں جا بستے

اَنْۢبَاۗىِٕكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ع ۲۰

اور وہیں سے بیٹھے بیٹھے) تمہارے حالات دریافت کرتے رہتے اور اگر ان لوگوں میں رہنا پڑتا تو فقط (اچھا اچھڑا نیکا ذرا سا) ظہور

(بقیہ گذشتہ) گیا ہے تو ہی اس کا محافظ ہے، غرض جناب امیرؑ کے پاس پہنچے تو پہلے اس نے آپ کے مقابلہ میں انکار کیا بعد اصرار وہ مقابل ہوا تو دونوں میں حملے پر حملے ہوتے رہے اور اس قدر غبار بلند ہوا کہ دونوں چھپ گئے آخر اس نے ایک وار کیا جو آپ نے سر پر روکا مگر اس پر بھی کچھ سر زخمی ہو گیا پھر آپ نے زخم باندھ کر ایک وار کیا تو اس کا پاؤں کٹا اور گرا آپ نے فوراً اس کے سینہ پر سوار ہو کر اس کا سر کاٹا اور نعرۂ تکبیر بلند کیا اور اس کا سر لے کر حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسی حملہ کے بارے میں رسالت مآبؐ نے فرمایا تھا ضربته علی یوم الخندق افضل من عبادة الثقلین الی یوم القیامة خندق کے روز علیؑ کی ضربت جن و انس کی عبادت سے قیامت تک افضل ہے عمرو بن عبدود کے قتل ہونیکے بعد اس کے ساتھی تتر بتر ہو گئے تو فضل عبداللہ خندق میں گرا اور اس پر مسلمانوں نے پتھر کا مینہ برسا دیا مگر جناب امیرؑ خندق ہی میں پہنچے اور لوگوں کو ہٹا کر اس سے لڑے اور اس کو دو ٹکڑے کیا باقی لوگ بھاگ گئے اب کفار کے لشکر میں پھوٹ پڑنے اور ناکام واپس جانیکا یہ سبب ہوا کہ ان لوگوں کے آنیکے تین روز قبل نعیم بن مسعود اشجعی حضرت کے پاس آ کر ایمان لایا اور عرض کی اگر مجھے نصرت کا حکم ہو تو اس کے لئے حاضر ہوں اور اگر اس کی اجازت ہو کہ کفار میں باہم تفرقہ ڈال دوں تو اس کیلئے بھی حاضر ہوں آپ نے دوسری صورت کی اجازت دی اس نے عرض کی مگر ممکن ہے کہ آپ کی شان میں کچھ نازیبا کلمات میری زبان سے نکلیں آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے غرض وہ پہلے ابوسفیان کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا تجھے دشمن پر فتح دے تجھے کچھ خبر بھی ہے بنی قریظہ اپنی بدعہدی پر جو انہوں نے محمدؐ کے ساتھ کی ہے بہت نادم ہیں اور محمدؐ سے یہ کہلا بھیجا ہے کہ ہم عرب کے لوگوں میں سے کچھ اشراف کو تیرے پاس رہن کئے دیتے ہیں تو انکو قتل کرے اور پھر ہم تیرے ساتھ ہو کر ان سب کو شہر سے نکالدیں تو ایسا نہ ہو کہ تم (باقی برصفحہ ۶۷۱)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ

(کہیں) لڑتے (مسلمانو) تمہارے واسطے تو خود رسول اللہ کا (خندق میں بیٹھنا) ایک اچھا نمونہ تھا (مگر) ہاں یہ اُس

كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝٢١ وَ

شخص کے واسطے ہے۔ جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتا ہو اور خدا کی یاد بکثرت کرتا ہو۔ اور جب

لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ

سچے ایمان داروں نے (کفار کے) جمگھٹوں کو دیکھا تو بے تکلف کہنے لگے کہ یہ وہی چیز تو ہے جسکا ہم سے خدا

وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ

نے اور اسکے رسول نے وعدہ کیا تھا (اس کی پرواہ کیا ہے) اور خدا نے اور اسکے رسول نے بالکل ٹھیک کہا تھا اور

اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝٢٢ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا

(اسکے دیکھنے سے) انکا ایمان اور انکی اطاعت اور بھی زیادہ ہوگئی ایماندار وں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ خدا سے انہوں نے

مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ ۙ وَ

(جاں نثاری کا) جو عہد کیا تھا اسے پورا کر دکھایا، غرض اُن میں سے بعض وہ ہیں جو مر کر اپنا وقت پورا کر گئے

مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۫ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝٢٣ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ

اور ان میں بعض (حکم خدا کے) منتظر بیٹھے ہیں اور ان لوگوں نے (اپنی بات) ذرا بھی نہیں بدلی (یہ امتحان اسلئے تھا) تاکہ

الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ

خدا سچے ایمانداروں کو ان کی سچائی کی جزائے خیر دے اور اگر چاہے تو منافقین کی سزا کرے یا اگر وہ لوگ توبہ

شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٢٤ وَ

کریں تو) خدا ان کی توبہ قبول فرمائے اس میں شک نہیں کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور

رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَ

خدا نے (اپنی قدرت سے) کافروں کو مدینہ سے پھیر دیا (اور وہ لوگ) اپنی جھنجھلاہٹ میں (پھر گئے)

كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝٢٥

اور انھیں کچھ فائدہ بھی نہ ہوا اور خدا نے (اپنی مہربانی سے) مومنین کو لڑنے کی نوبت نہ آنے دی اور خدا تو (بڑا)

(بقیہ حاشیہ ۶۷۰) دھوکے میں آ جاؤ بلکہ تم سے کچھ لوگ جن کے گھر بیچ رہے تاکہ اطمینان ہو، ابوسفیان یہ سنکر خوش ہوا اور نعیم کو انعام دیں اس کے بعد نعیم بنی قریظہ کے پاس آیا اور کعب سے کہا تجھے کچھ خبر بھی ہے ابوسفیان یہ کہتا ہے کہ ہم ان یہودیوں کی محمد سے قربانی کرا دینگے اور انھیں کو آگے کر دینگے اگر فتح ہوئی تو ہمارا نام ہوا اور شکست ہوئی تو وہ مارے گئے تو دیکھو جبتک تم انکے کچھ لوگ اپنے پاس رہن نہ کر لو ان کو اپنے لشکر میں شامل نہ کرنا ورنہ دھوکا کھاؤ گے اور اسی طرح بنی غطفان سے بھی کہہ دیا غرض ہر قبیلہ دوسرے سے غیر مطمئن ہو گیا اور باہم پھوٹ پڑ گئی، یہ خیالات تو دماغ میں چکر کھا ہی رہے تھے اب جو ابوسفیان نے بنی قریظہ کو بلایا تو وہی دس آدمیوں کے رہن کی شرط پیش ہوئی تو ابوسفیان برا فروختہ ہوا اور نعیم کی سچائی کا یقین ہو گیا اور دوستی و اتفاق مخالفت و نفاق سے بدل گیا یہ باتیں تھیں ہی کہ خدا نے ایک آندھی ان پر بھیجی جو بہت سرد اور سخت تھی جس سے سب خیمے اکھڑ گئے طنابیں ٹوٹ گئیں دیگیں اوندھی ہو گئیں، گھوڑے بھاگ گئے آنکھوں میں کوڑے پڑ گئے اور آگ بجھ گئی فرشتوں کی تکبیروں کی ہر طرف سے آواز آنے لگی کفار کے دل خوف سے دہل گئے آخر سب کے قدم اکھڑ گئے، ابوسفیان اپنے اونٹ پر بدحواسی میں سوار ہوا اور اس کے ساتھ سب کے سب چلتے ہوئے اور یوں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔ ۱۲

جنگ احزاب

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

زبردست (اور غالب) اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں (یعنی قریظہ) نے اُن (کفار) کی مدد کی تھی خدا اُنکو اُنکے قلعوں

صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا

سے (بے دخل کرکے) نیچے اُتار لایا [1] اور اُن کے دلوں میں (تمہارا) ایسا رعب بٹھا دیا کہ تم

تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝٢٦ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ

اُن کے کچھ لوگوں کو قتل کرنے لگے۔ اور کچھ لوگونکو قیدی (اور غلام) بنانے اور تم ہی لوگونکو اُنکی زمین

دِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

اور اُن کے گھر اور اُن کے مال اور اس زمین (خیبر) کا خدا نے مالک بنا دیا جس میں تم نے قدم تک نہیں

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝٢٧ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ

رکھا تھا اور خدا تو ہر چیز پر قادر (و توانا) ہے اے رسول [2] اپنی بی بیوں سے کہدو کہ اگر تم (فقط)

اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ

دُنیاوی زندگی اور اُس کی آرائش و زینت کی خواہاں ہو تو اِدھر آؤ۔

اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝٢٨ وَاِنْ كُنْتُنَّ

میں تم لوگوں کو کچھ ساز و سامان دے دُوں اور عنوان شائستہ سے رخصت کر دُوں اور اگر تم

تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ

لوگ خدا اور اسکے رسول اور آخرت کے گھر کی خواہاں ہو تو (اچھی طرح خیال رکھو کہ) تم لوگوں میں نیکوکار

لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝٢٩ يٰنِسَاۗءَ النَّبِيِّ

عورتوں کے لئے خدا نے یقیناً بڑا (بڑا) اجر (و ثواب) مہیا کر رکھا ہے اے پیغمبر کی بی بیو تم میں سے

مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا

جو کوئی کسی صریحی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوئی تو (یاد رہے کہ) اس کا عذاب بھی دُگنا

الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝٣٠

بڑھا دیا جائے گا اور خدا کے واسطے (نہایت) آسان ہے،

[1] جب تمام کفار بھاگ گئے اور مسلمان باطمینان مدینہ میں آئے تو ابھی حضرت رسول ﷺ ہتھیار کھول کر ہاتھ پاؤں دھو ہی رہے تھے کہ حضرت جبرئیل بنی قریظہ پر چڑھائی کا تاکیدی حکم لائے غرض فوراً منادی کرادی گئی کہ ہر شخص نماز عصر وہیں پڑھے، غرض اس کا محاصرہ کیا گیا، چند روز میں وہ لوگ گھبرا گئے اور آخر حیی بن اخطب نے ان سے کہا یا تم لوگ مسلمان ہو جاؤ یا اپنے لڑکوں عورتوں کو قتل کر کے مقابلہ کرو یا آج شب شنبہ ہے محمد ہم سے مطمئن ہے کہ آج ہماری عبادت کا دن ہے جنگ نہ کرینگے ان پر شب خون مارو، مگر ان لوگوں نے ایک نہ مانا آپس میں کہلا بھیجا کہ تم لوگ اپنے قلعہ سے باہر نکلو تو تمہارے واسطے مناسب حکم دیا جائیگا مگر وہ نہ اترے یہاں تک کہ جب پچیس روز ہو گئے اور تکلیف کی انتہا ہو گئی تو خود اترے اور بہت معذرت و زاری کی آپنے فرمایا تم لوگوں نے معاہدہ توڑا کفار کا ساتھ دیا میری تباہی پر کمر باندھیں اور پھر میرے حکم کو نہ مانا اب تم اپنے واسطے پنچ مقرر کر دو جو حکم دے اسکو مانو غرض سعد بن معاذ پنچ مقرر ہوئے اور انھوں نے یہ فیصلہ سنایا کہ اگر یہ ایمان نہ لائیں تو ان کے مرد قتل کئے جائیں اور عورتیں بچے لونڈی غلام بنائے جائیں اور مال اسباب غنیمت شمار کیا جائے غرض اسکی تعمیل کی گئی اور یوں خاتمہ ہوا۔ [2] جب حضرت رسول ﷺ فتح خیبر سے واپس آئے تو حضرت کی بعض بی بیوں نے کہا کہ جو کچھ آپکو ملا ہے ہمکو بھی کچھ دیجئے آپنے فرمایا میں تو اپنے مسلمانوں پر بحکم خدا کے مطابق تقسیم کر دیا اسپر وہ غصہ سے بولیں کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر ہمکو طلاق دوگے تو ہم کو کوئی دوسرا شوہر نہ ملیگا اسکا حضرت کو بڑا رنج ہوا حتی کہ آپنے ایلا کر لیا یعنی قسم کھا لی کہ انیس روز تک مشربہ ام ابراہیم میں

فی قریظۃ کی تباہی

ازدواج نبی کی طرف خطاب باحتیاط